بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لے کے ناں میں سوہنڑے رب دا کراں کلام بیان
مہر محبت کرنے والا اُچا اُسدا ناں

منظوم فکرِ ظہور

منظوم

فکرِ ظہور

سلطان فریدی

گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور

جملہ حقوق محفوظ اُن

نام کتاب	**منظوم فکرِ ظہور**
مصنف	**سلطان فریدی**
موضوع	**تحقیق / ترجمہ**
کمپوزنگ	**علی اویس خیالؔ**
سرورق	**ثاقب حسین**
سال اشاعت	**2016ء**
قیمت	**-/300 روپے**
مطبع	**گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور**
پرنٹر	**جی ایچ اے لیزر پرنٹنگ، پشاور**
ISBN No.	**978-969-687-022-7**
ملنے کا پتہ	**گندھارا ہندکو اکیڈمی، 2 چنار روڈ، آبدرہ، یونیورسٹی ٹاؤن پشاور**

گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور

2۔ چنار روڈ، آبدرہ، یونیورسٹی ٹاؤن، پشاور

091-9218164,9218165

www.gandharahindko.com

انتساب

اُستادِ محترم

ڈاکٹر ظہور احمد اعوان

کے نام

ترتیب

صفحات	عنوانات	نمبرشمار
خ	ایک ضروری بات (محمد ضیاءالدین)	1
د	دیباچہ	2
ذ	کچھ اِن منظوم کالموں کے بارے میں	3
1-2	ماں جی	4
3-4	امریکہ میں پاکستانی خبریں (مرثیہ)	5
5	تسبیاں اور جانمازیں	6
6	خواجہ عینک فروش (مرثیہ)	7
7	آہ۔ بابا ندیم قاسم ایک لیجنڈ کی موت (مرثیہ)	8
8	خواجہ احمد گل (مرثیہ)	9
9	مفت کی کتابیں	10
10	آسانیاں پیدا کرو	11
11-12	ایک شاگرد کا خط جو بن گیا کالم	12
13	مسلمان خاکروب	13
14-15	احمد دیدات اور ڈاکٹر ذاکر نائیک	14
16	تین سو یتیم اور نادار بچوں کی تلاش	15
17	دعا	16
18-19	ڈھونڈ کے لاؤ میرے پاکستان کو	17
20-21	طالب علموں کے لئے	18
22	اور تلوار ٹوٹ گئی (مرثیہ)	19
23-24	دوڑ پیچھے کی طرف	20

21	لالہ عبدالوحید کی موت (مرثیہ)	25-26
22	میرے لئے دو نئے لفظ	27-28
23	ایک پرانی تحریر کا عکس	29-30
24	بلوچ عوام کی محرومیاں اور ہماری اپوزیشن	31-32
25	ایک کامیاب دینی کانفرنس	33-34
26	شادی بیاہ، سمجھوتے مفاہمتیں	35-36
27	ماتم ایک شہرِ آرزو (مرثیہ)	37-38
28	اہلِ بونیر وسوات کے لئے یومِ عید	39
29	غریب کا رول	40-41
30	ایک نئی انگریزی کتاب	42-43
31	آہ۔ پروفیسر شوکت واسطی (مرثیہ)	44
32	پانچ سمندر پار	45
33	صبر اور جبر کی جنگ (ایک انگریزی نظم کا ترجمہ)	46
34	دودھ کے دریا، مکھن کے پہاڑ	47-48
35	قصہ الف لیلہ کا	49-50
36	افتی نامہ	51-52
37	850 ڈالر کے غلط ہوائی ٹکٹ کا مقدمہ	53-54
38	قطرہ	55
39	جنت کے نقشے	56-57
40	انسانیت کے لئے دُعا	58-59
41	ایک اُستاد کی یاد	60-61
42	ممتاز عسکری	62-63
43	دُعائیں	64
44	رحمان بابا کے مزار کی بے حرمتی	65-66

45	منظوم کالمی منشور	67-68
46	تعلیم کا پاتال	69
47	غیر جمہوری سیاسی پارٹیاں	70
48	پروفیسر محمد شفیع صابر (مرحوم) (مرثیہ)	71
49	یہ بھونچال کچھ کہہ رہا تھا۔ کیا ہم نے سُنا؟	72-73
50	غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے مُنادی	74-75
51	خودکش حملے	76
52	گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را	77
53	کلیاتِ سائیں کا منظوم پشتو ترجمہ	78-79
54	ایک رات چار درویشوں کے ساتھ	80-81
55	شوق دائمل نہیں	82
56	قیامت صغریٰ	83-84
57	جرمنی کے نیک دِل سرمایہ دار	85
58	غالب ایک منفرد شاعر	86-87
59	داستانِ اِقبال از ڈاکٹر کلوروی	88
60	میں، کتاب، گالیاں اور دُعائیں	89
61	خاندان کی سواری پاکستانی سائیکل	90
62	ایک تاریخ بستی کی روشن مثال	91
63	قصہ دو خود نوشت سوانح عُمریوں کا	92
64	چاند کی آمد و رفت	93
65	آہ۔ پروفیسر اسفندیار ضیاء (مرثیہ)	94
66	کالم دِل پشوری کا ایک زندہ کردار	95

ایک ضروری بات

ڈاکٹر ظہور احمد اعوان (مرحوم) ہمارے ملک کی نامور شخصیت تھے جن کی اُردو زبان وادب کے ساتھ ساتھ اپنی ماں بولی ہندکو زبان ادب وثقافت کی ترویج وترقی کیلئے گرانقدر خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں۔ گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان، پشاور کے بانی چیئرمین علم وادب وتحقیق کی دنیا میں اپنا ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ اُن کے کالم روزنامہ آج پشاور میں ''دِل پشوری'' کے نام سے شائع ہوتے رہے جو بے حد مقبول تھے، درحقیقت اگر یہ کہا جائے کہ صرف اُن کے کالم کی اشاعت کی بدولت اس مؤقر روزنامے کی سرکولیشن میں غیر معمولی اضافہ ہوا تو یہ غلط نہ ہوگا۔

ڈاکٹر ظہور احمد اعوان پشاور یونیورسٹی میں بلامعاوضہ علم کے پروانوں کی پیاس بُجھاتے رہے، اُن کے شاگرد ملک کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اِنہی شاگردوں اور پرستاروں میں سے سلطان فریدی آف زروبی بھی ہیں جو کہ پشتو زبان کے بہترین لکھاری، شاعر اور محقق ہیں وہ نا صرف پشتو بلکہ اُردو اور ہندکو سے بھی گہرا لگاؤ رکھتے ہیں۔ سلطان فریدی نے اپنے اُستاد ڈاکٹر ظہور احمد اعوان کی محبت میں اُن کے منتخب کالموں کو نظم کی صورت میں ڈھالا ہے جو کہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد کام ہے کیونکہ شاید ہی پاکستان میں بہت کم ایسا ہوا ہو کہ لکھاریوں نے نثری کالموں کو منظوم کالم میں ڈھالا ہو۔ سلطان فریدی کے اس محبت نامے کو گندھارا ہندکو اکیڈمی منظوم کالموں کی کتاب کی صورت میں شائع کررہی ہے تا کہ قارئین کو نثری کالموں کے مزے اور چٹخارے کے ساتھ ساتھ منظوم تحریریں بھی پڑھنے کو ملیں، جس سے اُن کی علم کی پیاس بُجھنے کے ساتھ ساتھ نظم کے پڑھنے کا مزہ بھی آئے گا۔

سلطان فریدی کی یہ کاوش ''منظوم فکرِ ظہور'' کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سلطان فریدی صاحب کے زورِ قلم میں مزید اضافہ کرے تا کہ وہ اپنی ماں بولی کے ساتھ ساتھ دوسری زبانوں کی خدمت اسی طرح جاری وساری رکھ سکیں۔

محمد ضیاء الدین
جنرل سیکریٹری، گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان

دیباچہ

ڈاکٹرظہوراحمد اعوان

لیجئے صاحب! ایک نئی قسم کی کتاب کا آغاز ہو گیا۔ شاید ہی منظوم کالموں کا مجموعہ کہیں چھپا ہو مگر میرے دوست اور شاگرد سلطان فریدی آف زروبی ضلع صوابی نے اس پر چپ چپیتے کام شروع کر دیا ہے اور وہ پسندیدہ کالم کا منظوم رُوپ بھی ایسا تشکیل دیتے ہیں کہ اصل کالم اس کے سامنے پانی بھرتا نظر آتا ہے۔ فریدی صاحب کہنے کو ایک سکول ٹیچر مگر مہا کام کرنے والے، ہمارے ادارے گندھارا ہندکو بورڈ کے لئے کئی تراجم کر چکے ہیں۔ منظوم تراجم کے تو وہ بادشاہ ہیں۔

ہمارے پروفیسر طٰہٰ خان بھی غضب کے ترجمہ کار ہیں۔ خاص طور پر اُردو زبان و بیان پر قدرت رکھنے والے، اُنہوں نے خوشحال و رحمٰن بابا کے منظوم اُردو تراجم کر کے اِن دو زُعمائے پشتو ادب کو مین سٹریم اُردو دُنیا سے متعارف کرا دیا ہے۔ مگر اُن کی ترجمہ نگاری میں ایک کی جگہ دو پردے حائل ہیں ایک بصارت کا دوسرا پشتو زبان ذاتی طور پر نہ جاننے کا۔ وہ اُردو کے اہل زبان ہیں پشتو کے نہیں۔ اِس کے باوجود اُنہوں نے شاہکار تراجم کر کے ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا ہے۔ میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ اگر فریدی صاحب کی مجھ سے محبت انہیں ہندکو تراجم کی طرف نہ لاتی تو وہ پشتو اہل زبان ہونے کے ناطے خوشحال خٹک اور رحمان بابا کے تراجم بھی بڑی مہارت سے کر لیتے۔ فریدی صاحب خط بھی منظوم لکھتے ہیں۔ اُن کا بس چلے تو ٹیلی فون بھی منظوم ہی کریں۔ علم عروض اور اوزان و بحور پر ایسا عبور ہے کہ کھڑے کھڑے کسی بھی اُردو پشتو تحریر کو منظوم جامہ پہنا دیتے ہیں۔

اب اُنہوں نے سوموٹو Suomoto کالموں کو منظوم کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ اُن سے میری شناسائی ہے اور میں اُنہیں اپنے شاگرد کی جگہ اپنا دوست کہہ سکتا ہوں۔

فی الحال میں سلطان فریدی صاحب کے ایک منظوم کالم کو اپنے قارئین کے حضور پیش کرتا ہوں۔ یہ میرے ایک کالم ''سونے سے پہلے کی دُعائیں'' کا منظوم رُوپ ہے:۔

یا الٰہی خیر ہو اولادِ آدم کو نصیب
سب کے سب ہوں رنج وغم میں ایک دوسرے کے قریب
دُور ہوں دُنیا سے بھوک، افلاس اور بیماریاں
ختم ہوں ہر شہر میں لوگوں کی بیروزگاریاں
ہر طرف ہو امن و آشتی، ختم ہو دنگا فساد
کوئی اپنے گھر محلّہ میں رہے نہ نامراد
قتل و غارت کا یہ خونی سلسلہ رُک جائے اب
یہ سکون نا آشناانسان خود کو پائے اب
ختم ہوں یہ رنگ ونسل و قوم کے جھگڑے تمام
ایک راہِ زندگی پر چل پڑیں سب خاص و عام
حق رہے حقدار کے ہاتھوں میں اور پکڑے قرار
سُن سکے ہر آدمی پُردرد بھائی کی پُکار
زندگی کا پُھول بام و در پہ اب کِھلتا رہے
روٹی، کپڑا اور مکاں ہر شخص کو مِلتا رہے

(کالم دِل پشوری روزنامہ آج پشاور
بتاریخ15 جولائی2009)

....

کچھ اِن منظوم کالموں کے بارے میں

سلطان فریدی

یکم جون دو ہزار نو 2009 عیسوی کو کلیات احمد علی سائیںؒ کے منظوم پشتو ترجمے کی تقریب رُونمائی طے تھی۔ مجھے دعوت مل چکی تھی۔ تاریخ قریب آ رہی تھی۔ میں نے سوچا کیوں نہ میں اِس ترجمہ کے بعد ایک نئی اور انوکھی چیز اُستادِ محترم جناب ڈاکٹر ظہور احمد اعوان صاحب کی خدمت میں پیش کروں۔ ہمارے درمیان قلم و قرطاس کا مبارک تعلق قائم تھا۔ انوکھی اور نادر چیز اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی تھی۔ میں نے اُستادِ محترم کا وہ کالم بہ عنوان ''ماں'' منظوم کیا جو اُنہوں نے چند روز قبل غالباً دس مئی کو یوم مادر پر لکھا اور قارئین کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ میں نے اس منظوم کالم کو کمپوز بھی کروایا۔

یکم جون کو صبح دس بجے میں نے اپنے شاگرد و دوست اجمیر افغان کو لیا۔ زروبی سے پشاور آتے ہوئے ہم اکوڑہ خٹک کے نزدیک واقع جامعہ ابوھریرہؓ میں رُکے۔ کتب خانہ ابوھریرہؓ میں ہم نے مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔ کتب خانے کی سیر کی۔ اجمیر افغان کے لئے یہ جگہ نئی تھی۔ فرش سے چھت تک لگی بھری پُری الماریوں کو دیکھ کر وہ انگشت بدنداں ہوا۔ حقانی صاحب ماہنامہ القاسم کے مدیر اور کئی ایک نادر کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ اپنے ادارے القاسم اکادمی سے شائع شدہ کتابوں سے وہ وقتاً فوقتاً اپنے دوستوں کو خوب نوازتے ہیں۔ اس لئے اِس باب میں وہ حاتم طائی کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اُنہوں نے ہمیں اپنی تازہ تصنیف کی ایک ایک کاپی عنایت کی۔ دوپہر تک ہم اُن کے ہاں رہے کیونکہ تقریب رُونمائی کا وقت شام چھ بجے مقرر تھا۔

ٹھیک چھ بجے ہم پشاور چیمبر آف کامرس کے ہال میں پہنچے تھوڑی دیر میں ڈاکٹر ظہور احمد اعوان صاحب بھی آ پہنچے۔ جیسے ہی وہ تشریف فرما ہوئے میں نے اُن کے ساتھ والی سیٹ سنبھالی۔ علیک سلیک کے بعد میں نے وہ منظوم کالم بہ عنوان ''ماں'' اُن کی خدمت میں پیش کیا۔ اُنہوں نے اِس کالم کو بغور پڑھا۔ متبسم ہوئے اور خوشی کا اظہار کیا۔ مجھے شکریہ کہتے ہوئے سلوٹ کیا۔ میں نے جواب میں کالم کی پسندیدگی پر اُن کا

شکریہ ادا کیا۔ منظوم کالم وہ بھی اُنہی کے کالم کی منظوم صورت۔ لیکن بالکل انوکھی شے۔ وہ بہت خوش ہوئے میرا بھی حوصلہ بڑھا۔

مذکورہ بالا سلوٹ کا میرے شاگرد دوست اجمیر افغان نے پاسبان سکول کے اساتذہ میں اور دوسرے شاعر دوستوں کی محفل میں خوب چرچا کیا۔

دو چار روز کے بعد ڈاکٹر صاحب محترم نے اس تقریب رونمائی کو اپنے تازہ کالم کا عنوان بنا دیا۔ دوسرے نمبر پر میں نے اُس کالم کو بھی منظوم کر کے اُن کی خدمت میں ارسال کیا۔ تیسرا کالم ''قصہ چار درویش'' کو بہ عنوان ایک رات چار درویشوں کے ساتھ منظوم کر کے بھیجا۔ یہ اُس ایک یادگار رات کی رُوداد تھی جب اُن کے چار درویش دوست ڈاکٹر امجد حسین، عتیق صدیقی اور ارشاد احمد صدیقی امریکہ سے اور ڈاکٹر ارشد برطانیہ سے پشاور آئے۔ اُنہوں نے آپ کے اعزاز میں دریائے کابل کے کنارے واقع ریسٹ ہاؤس میں رات بھر رنگارنگ محفل جمائی۔ اِس محفل کی رُوداد ڈاکٹر صاحب نے اپنے تازہ کالم میں پیش کی۔ میں نے اُسے بھی منظوم کر کے بھیجا۔ جونہی آپ نے یہ نظم پڑھی مجھے فون کیا۔ تحسین و آفرین سے نوازا اور درخواست کی کہ اگر اس طرح کے تقریباً ایک سو کالم کو منظوم کر سکو تو میں ایک کتابی صورت میں چھپوا دُوں گا۔

چوتھے روز فون کر کے ایک کالم ''شوق دامُل نئیں'' کو منظوم کرنے کی ہدایت کی میں نے وہ کالم بھی منظوم کر کے بھیجا۔ یہ کالم ڈاکٹر سلمٰی ناہید کی شخصیت پر تھا بطورِ خاص اُن کی سیر و سیاحت کے حوالے سے۔ وہ اُستادِ محترم کی طرح سیر و سیاحت کی دلدادہ ہیں اور ہر سال اپنی نیک کمائی سے بچت کر کے کسی ایک نئی ملک کی سیر کو پرواز کر جاتی ہیں۔

افسوس اُستادِ محترم کی زندگی مختصر تھی۔ دِل کی بیماری نے اُنہیں مزید ہمارے درمیاں رہنے نہیں دِیا۔ اُن کے کالم منظوم کرنے کا کام زیادہ تھا۔ میں اُن کی زندگی میں سو کالم منظوم نہ کر سکا۔ البتہ 64 کالم منظوم ہو سکے۔ اب وہ تمام منظومات اس کتاب میں شامل ہیں۔ اُستادِ محترم نہ رہے تو اُن کے کالموں کو منظوم کرنے کا مزہ بھی جاتا رہا۔ گندھارا ہندکو بورڈ کے جنرل سیکرٹری جناب محمد ضیاء الدین صاحب سے درخواست گذار ہوں کہ وہ ڈاکٹر مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے اِن کالموں کو اُن کے قارئین کی خدمت میں پیش کریں۔

....